© rasailojaraid.com

تنقید و تبصرہ

تذکرۃ المفسرین

(جلد اول) مرتبہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رکن ادارہ معارف اسلامیہ

مقام اشاعت - دار الارشاد کیمبل پور - مغربی پاکستان -

زیر نظر کتاب پہلی صدی ہجری سے لے کر دسویں صدی ہجری تک کے مشہور مفسرین قرآن مجید کا تذکرہ ہے۔ شروع کے ۴۰ صفحات میں محترم قاضی صاحب نے علم التفسیر کے متعلق بڑی مفید پر مغز اور عالمانہ معلومات فراہم فرمادی ہیں۔ اس کے بعد صدی وار مفسرین کرام کا ذکر ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ فاضل مصنف نے یہ کتاب مرتب فرماکر علم التفسیر کی بڑی خدمت کی ہے اور طالبان علوم دینی اور علماء کے لئے ایک قابل وثوق تفسیری مرجع بہم کر دیا ہے۔ تذکرۃ المفسرین صحیح معنوں میں ایک علمی اور تحقیقی کتاب ہے اور جیسا کہ قاضی صاحب موصوف نے فرمایا ہے، اسے واقعی بجائے طبقاتی رنگ کے تاریخی طرز پر مرتب کیا گیا ہے۔

محترم قاضی صاحب نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ ایک تو رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کی مقدس زندگی قرآن مجید کی عملی تفسیر ہے اور اسے اساس بنائے بغیر قرآن مجید کی تفسیر نہیں کی جا سکتی۔ دوسرے چونکہ "قرآن حکیم عالمگیر اور ابدی سرچشمہ ہدایت ہے اس لئے ہمیشہ اس کی تفسیر اور ابلاغ کا فرض امت کے ذمے عائد ہوتا ہے۔ ابن کثیر مفسر نے فرمایا ہے، علمائے امت کے ذمے لازم اور ضروری ہے کہ قرآن حکیم کی آیات کی تفسیر کرتے رہیں"

یعنی قرآن مجید کی تفسیر برابر ہوتی رہے گی۔ ظاہر ہے اس کی اپنی شرائط ہوں گی لیکن یہ کہ اس کی تفسیر کا سلسلہ برابر جاری رہنا چاہیئے۔ اور اسی لئے بقول فاضل مصنف "دور رسالت سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے کہ آج تک ہر دور میں کبھی کم کبھی زیادہ علمائے کرام نے قرآنی تفسیر کو اپنا نصب العین بنائے رکھا۔"

اور موصوف کے نزدیک "اس کا مطلب یہ نہیں کہ قرآن کریم کی پہلی تفسیر راہ صواب سے دور ہوتی ہے، تب دوسری تفاسیر کی ضرورت پڑتی ہے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ قرآن حکیم ابدی اور سرمدی تعلیمات کا مجموعہ اور ان کا سرچشمہ ہے، جو ہر زمانے میں پیدا شدہ مسائل کا حل کامیابی کے ساتھ پیش کرتا ہے۔"

دوسرے لفظوں میں اس کے معنی یہ ہوئے کہ ہر زمانے میں پیدا ہونے والے مسائل کا تفسیر القرآن میں ذکر ہوگا اور انہیں قرآن مجید کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش ہوگی چنانچہ اسی بنا پر ایک مبصر نے کہا ہے کہ مسلمانوں کی عہد بہ عہد کی فکری و اجتماعی تحریکات کو سمجھنے میں قرآن مجید کا تفسیری ادب بڑا کام دے سکتا ہے۔

محترم قاضی صاحب نے مقدمہ کتاب میں جہاں اس بات پر زور دیا ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر کے لئے احادیث نبوی اور آثار صحابہ و تابعین و تبع تابعین ایک اساسی و ضروری مرجع ہیں، وہاں ان کا یہ بھی ارشاد ہے کہ ہمیں آیات اللہ میں تدبر کا حکم دیا گیا ہے...... اور قرآنی تعلیمات کو عالمگیر بنانے کے لئے تدبر اور تفکر فی آیات اللہ سے قاصر رہنے کو پسند نہیں فرمایا۔"

"تفسیر ماثور" کے عنوان کے تحت فاضل مصنف نے اپنے اس خیال کی مزید وضاحت کی ہے۔ لکھتے ہیں:۔

مفسر کے لئے ضروری ہے کہ وہ سب سے پہلے کسی آیت کی تفسیر کے لئے اس مضمون سے متعلق جملہ آیات قرآنی کا استحضار کرے اس لئے کہ قرآنی آیات ایک دوسرے کی مفسر ہیں۔ اس کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرض منصبی کے طور پر جس طرح الفاظ قرآنی امت تک پہنچائے ہیں، اسی طرح ان کے معانی بھی امت کو سکھلائے ہیں آپ کے بعد صحابہ کرام کو شرف صحبت حاصل ہے...... ایک صحابی سے جب قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر ثابت ہو جائے تو وہ تفسیر صحابی کا قول تو نہ سمجھا جائے گا، بلکہ اس کا حکم حدیث مرفوع کا ہوگا (مناہل ۱۹۷ج۲)

نیز ارشاد ہوا ہے۔ "اور اگر سب صحابہ کرام کسی حکم ثابت یا مستنبط مسئلہ پر اجماع کرلیں تو حسب تصریح ابن تیمیہ صحابہ کرام کا یہ اجماع معصوم من الخطا ہوگا۔ اور اس اجماع سے ثابت شدہ حکم اسی طرح محکم اور غیر متزلزل ہوگا جیسا کہ کتاب اللہ سے ثابت حکم یقینی ہوتا ہے۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مزید برآں یہ کہ" امام سرخسی نے فرمایا۔ جس بات پر صحابہ کرام اجماع کرلیں وہ بمنزلہ کتاب اللہ سمجھی جائے گی (اصول سرخسی ص ۳۱۵) اور اگر صحابہ کرام سے کسی آیت کی تفسیر ثابت نہ ہو تو تابعین کے اقوال میں اس تفسیر کو تلاش کیا جائے اس لئے کہ تابعین نے ان بزرگوں سے سنا جو شرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض یاب تھے۔ ابن کثیر نے فرمایا۔ جب تابعین کسی بات پر اجماع کرلیں تو اس کی صحت اور دلیل ہونے میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں (مقدمہ)"

اور یہ سلسلہ صرف صحابہ کرام اور تابعین تک نہیں رہتا، بلکہ اس میں تبع تابعین بھی آتے ہیں۔ مصنف فرماتے ہیں :- بلکہ اگر کسی آیت کی تفسیر میں تابعین کا اجماع تو نہ ہو صرف ایک تابعی چند تابعین سے اس کی تفسیر صحت اور سند کے ساتھ منقول ہو، تب بھی وہ تفسیر بعد کے لوگوں کی تفسیر اور تاویل سے مقدم سمجھی جائے گی۔"

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان پابندیوں کے بعد ہر زمانے میں پیدا ہونے والے نئے مسائل کو حل کرنے کے لئے تدبر فی القرآن کا کہاں موقع رہ جاتا ہے۔ اور اس کے بعد بھی اگر کوئی کسی نئے پیدا ہونیوالے مسئلے کے بارے میں قرآن مجید سے کوئی حکم استنباط کرے گا، تو کیا وہ "تفسیر بالرائے" سے ملعون نہیں ہوگا۔

محترم قاضی صاحب نے بعض نئے مفسرین کی جو بزعم خویش لغت عرب سے قرآن کی تفسیر کرنے کے مدعی ہیں، بڑی مناسب گرفت کی ہے، "قرآن مجید کے لغات کو وہ معنی دینا کہ جب قرآن نازل ہوا اس وقت ان لغات کے وہ معنی نہ تھے، محض ایک اپج ہے، اور اس سے سوائے اس کے قرآن کی معنوی تحریف ہو، اور کچھ نتیجہ نہیں نکلے گا۔

فاضل مصنف نے سید سلیمان ندوی رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے :-

مولانا ابوالکلام کے ایک فقرہ اس باب میں بہت خوب ہے انہوں نے ایک دفعہ کہا تھا کہ کبھی حضرت شاہ ولی اللہ اور سید احمد خاں دونوں ایک ہی بات کہتے ہیں مگر ایک سے ایمان پرورش پاتا ہے اور دوسرے سے کفر (سید صاحب کا غیر مطبوعہ مکتوب مندرجہ العلم جنوری ۱۹۵۹ء)

اس بارے میں ہم عرض کریں گے کہ کیا یہ ممکن نہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ کے زمانے میں ان کی ان باتوں کے متعلق جو سید احمد خاں سے ملتی ہیں، یہی بات کہی گئی ہو، جو کوئی ڈیڑھ سو سال بعد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا ابوالکلام آزاد نے بقول سید سلیمانؒ سید احمد خاں کے بارے میں کہی ہے - اور ہمارا یہ قیاس ایک حد تک اس لئے قابل توجہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے بعد ان کی اس طرح کی باتیں راز مکنون ہی بن کر رہ گئیں۔

یہ مسائل جن کا اوپر ذکر ہوا، محترم قاضی صاحب نے ان پر مقدمہ میں بحث کی ہے۔ ان کے علاوہ مقدمہ میں بہت سے اور مفید ابحاث ہیں، جن کے متعلق مصنف کے خیالات بڑے پُر از معلومات دقیق اور محققانہ ہیں۔

زیر نظر کتاب میں ۳۵۰ مفسرین کا تذکرہ ہے اور ان میں سے ہر ایک کا بڑی جامعیت سے ذکر کیا گیا ہے - چنانچہ ہر مفسر کے سنین ولادت و وفات کے علاوہ ان کی تفسیر کا ذکر ہے اور ان کے بارے میں ایک جچی تلی رائے دی گئی ہے۔

کتاب پر کتنی محنت ہوئی ہے اس کا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ فاضل مصنف نے کتاب کے جو مآخذ گنائے ہیں، ان سے مفسرین کے حالات کا استخراج بڑی عرق ریزی کا کام ہے اللہ تعالیٰ محترم قاضی صاحب کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے - اور اہل علم کو اس کتاب سے استفادہ کی توفیق دے۔

کتاب کی طباعت اور کتابت کچھ بہتر ہونی چاہیئے تھی۔ کتابت کی بعض اغلاط بھی ہیں۔ اس کتاب کو بڑے اہتمام سے شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ ضخامت ۴۹۰ صفحات، غیر مجلد قیمت کتاب پر درج نہیں

(م - س)

موضح القرآت فی السبع المتواترۃ

تالیف مولانا قاری حافظ محمد حبیب اللہ خاں۔

مسلمانوں نے اپنی طویل طویل تاریخ میں قرآن مجید کی ہر ہر چیز کی حفاظت کی ہے یہاں تک کہ شروع میں اس کو جس طرح پڑھا جاتا رہا، اس کی مختلف قرأتوں کی بھی حفاظت کی اور ان کی روایت کا سلسلہ قائم رکھا۔

زیر نظر کتاب میں پہلے تو سات قراء اور ان کے راویوں کے مختصر سوانح حیات ہیں جن سے سات قرأت متواترہ، جن کے کہ تواتر پر امت کا اجماع و اتفاق ہے۔ منقول ہیں یہ سات قاری تاریخ اسلام

© rasailojaraid.com